نیکیوں کی حرص

کیسے پیدا ہو؟

18-July-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔" **فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ

یعنی جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبَّت کی وجہ سے تین، تین(3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بَخش دے۔ (مُعْجَمِ کبیر، ۱۸/

۳۶۲،حدیث:۹۲۸)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم نیکیوں کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے چند ایمان افروز واقعات وحکایت سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے!پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں،چنانچہ

عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

1…معجم کبیر،سھل بن سعد الساعدی…الخ،۶/۱۸۵،حدیث:۵۹۴۲

حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کرسکتے(یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وَقْت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔جب سردی کا موسم آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے میں آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں(کیونکہ A.C تو دُور کی بات ہے اس زمانے میں بجلی کا پنکھا بھی نہیں ہوتا تھا)۔سجدے کی حالت میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کا اِنتقال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ دعا کیا کرتے تھے:اے اللہ پاک!میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔(اتحاف السادۃ المتقین،۱۳/۲۴۷-۲۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! آپ نے سُنا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیکیاں کمانے کے معاملے میں کس قدر شوق و ذوق رکھنے والے ہوتے ہیں کہ ہر لمحہ عبادت میں گزارنے کے باوجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے ہیں،مزید نیکیاں کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں،سردیوں کی راتوں میں چھت پر اور گرمیوں میں بند کمرے میں عبادت کرتے ہیں تاکہ غفلت کی نیند سو کر اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں۔ قربان جائیے!راتوں کی عبادت کی وجہ سے ان کی پنڈلیاں سُوج جاتیں ہیں لیکن عبادت میں کوئی کمی نہیں آتی،ان مقدس ہستیوں کی بس یہی خواہش ہوتی کہ جب تک زندگی باقی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کرکے اپنی آخرت بہتر بنالی جائے۔ افسوس!آج لوگوں کی اکثریت کو اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں،لوگ دن بھر نہ جانے کیسے کیسے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں،جب

رات آتی ہے تو دوبارہ سے نئے گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر گناہوں میں مگن رہتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ہم کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اللہ پاک کی نافرمانی اور فضولیات میں برباد کر رہے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں مومن کو ہر وَقْت نیکیاں کرنے اور **نیکیوں کا لالچ** کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ رسولِ پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ یعنی اس پر لالچ کرو جو تمہیں فائدہ دے اور اللہ کریم سے مدد مانگو، عاجز نہ ہو۔ (مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۰۹۸)

حضرت علامہ شرفُ الدّین نَوَوِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب لالچ کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ بھی رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔ (شرح نووی، جزء ۱۶، ۸/۲۱۵، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مال آزمائش ہے!

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! بسا اوقات زیادہ مال بھی بندے کیلئے آزمائش کا سبب بن جاتا ہے مگر اسے حاصل کرنے کیلئے کتنی ہی تکلیفیں (Difficulties) اُٹھانی پڑیں، اس کی پروا نہیں کی جاتی، لوگ ہر وقت دنیا کی دولت کمانے کی فکر میں مصروف رہتے ہیں، دن رات اسی جذبے کے تحت نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے زیادہ مال حاصل کیا جا سکتا ہے، اگرچہ اس کو حاصل کرنے کیلئے حرام ذریعہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے، بس مال آنا چاہئے، چاہے جس طرح سے بھی

آئے اور جہاں سے بھی آئے۔حالانکہ ہمیں تو ان کاموں کا لالچ کرنا چاہیے، جن سے اللہ پاک کی رضا، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت، آخرت کو اچھا بنانے اور جنت میں جانے کی ضمانت ملتی ہو۔اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳) (پ۴، آل عمران، ۱۳۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے ربّ کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وُسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

بیان کردہ آیتِ مقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ پاک کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر (یعنی عمل کرکے) اور تمام اعمال میں اِخلاص پیدا کرکے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔(تفسیر صراط الجنان، ۲/ ۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے توبہ کرکے جنت کی طرف بڑھیے۔ اللہ پاک کے **فرائض کو ادا** کرکے جنّت کی طرف پیش قدمی کیجئے، **نیکیاں** اِختیار کرکے جنّت کی طرف آگے بڑھیے، **تمام اعمال میں اِخلاص** پیدا کرکے ربِّ کریم کی بخشش اور جنّت کی طرف آگے بڑھیے۔ گناہوں سے سچی توبہ کیجئے، اللہ پاک کی نافرمانیوں سے توبہ کیجئے، نماز میں سُستی سے توبہ کیجئے اور پانچوں نمازیں پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔نشے کی آفت سے توبہ کیجئے اور نشہ چھوڑ کر **عشقِ مُصْطَفٰے** کے نشے میں مست ہو جائیے۔**والدین کی نافرمانی** سے توبہ کیجئے، **سُود** کے **لین دَین** سے توبہ کیجئے، **یتیم کا مال ناحق** کھانے سے توبہ کیجئے، **رمضان کے روزے** بِلاعُذر چھوڑ دینے سے توبہ کیجئے، **بدکاری** سے توبہ کیجئے، کسی پر **ظلم** کرنے سے توبہ کیجئے، **شراب** پینے، پِلانے، بیچنے، خریدنے سے توبہ کیجئے، **تکبر** کرنے سے توبہ کیجئے، **جھوٹ** بولنے سے توبہ کیجئے، کسی کے **مال میں خیانت** کرنے سے توبہ کیجئے، **چوری** سے توبہ کیجئے، ڈاکہ

ڈالنے سے توبہ کیجئے، **جھوٹی قسمیں** کھانے سے توبہ کیجئے، **خودکُشی** کے بُرے اِرادے سے توبہ کیجئے، **دکھلاوا** کرنے سے توبہ کیجئے، بغیر شرعی عُذر کے **رِشتہ داریاں** ختم کرنے سے توبہ کیجئے، **چُغلی** سے توبہ کیجئے، **مُسلمانوں کو تکلیف** دینے سے توبہ کیجئے، کسی کی زمین و جائیداد پر **ناجائز قبضہ** کرنے سے توبہ کیجئے، **ناحق جھگڑنے** سے توبہ کیجئے، **ماپ تول میں کمی** کرنے سے توبہ کیجئے، **جُوا کھیلنے** سے توبہ کیجئے۔

اللہ پاک کے **فرائض** کو ادا کرکے بخشش کی طرف بڑھیے، جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض نمازوں** کی ادائیگی کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض روزے** رکھ کر جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض حج** ادا کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **اچھی اچھی نیّتیں** کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، صبح و شام **اللہ** پاک کا ذِکر کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **تِلاوتِ قرآن** کو اپنا معمول بناکر جنّت کی طرف بڑھئے، **دُرودِ پاک** کی کثرت کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل** کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، اپنے ہر عمل میں **اِخلاص** پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 124 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ (پ۵، النساء: ۱۲۴)

تَرْجَمَۂ کنز العرفان: اور جو کوئی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے اور وہ مسلمان بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر تِل کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنسان مرد ہو یا عورت بَقَدْرِ طاقت (جتنی طاقت ہو اتنا) عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ (درست عقیدہ رکھنے والا تو) اُس کی جزاء (بدلہ) یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنَّت میں جائے گا۔ مُطابِق

اعمال (اعمال کے حساب سے) اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہو گا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مُسْتَحِق (حق دار) اور بِلا قُصُور (یعنی بغیر کسی غلطی کے) ان کا دَرَجہ گھٹا کر (یعنی کم کرکے) انہیں اَدْنیٰ (نچلے) دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہو گا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/ ۴۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا! درست عقیدہ رکھنے والے مومن کو اس کے اچھے اَعمال کے بدلے میں جنَّت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اَعمال کے برابر اسے جنَّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر جنتیوں کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے، چُنانچہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ کی آیت نمبر 15 تا 24 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾
یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ
وَّ اَبَارِیْقَ ﴗ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا
وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

(پ۲۷، واقعۃ: ۱۵ تا ۲۴)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: (جواہرات سے) جَڑے ہوئے تختوں پر ہوں گے۔ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے اردگرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے۔ کوزوں اور صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ۔ اس سے نہ انہیں سر درد ہو گا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا۔ اور پھل میوے جو جنتی پسند کریں گے۔ اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں گے اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہیں۔ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ ان کے اعمال کے بدلے کے

طور پر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ قرآنِ پاک کی ان مُبارَک آیات میں جنّتیوں کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کا کیسا پیارا بیان موجود ہے کہ جنَّت میں جنّتی لوگ اپنے رَبِّ کریم کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے لُطف اُٹھا رہے ہوں گے۔

آیئے! اب "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسبت سے 3 احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

احادیثِ مُبارَکہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، ص ١١٦٢، حديث: ٢٨٢٤)

(2) ارشاد فرمایا: جَنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جَنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرْش ہے، تو جب تم اللہ پاک سے سُوال کرو تو فِردَوس کا سُوال کرو۔ (ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی...الخ، حديث: ٢٥٣٩، ٤/٢٣٨)

(3) ارشاد فرمایا: جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة...الخ، ٢/٣٩٢، حديث: ٣٢٥٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنی بخشش و مغفرت کروانے اور خود کو جنت کے اعلیٰ درجات کا حق دار بنانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں جن میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو، مگر افسوس! دنیا کی مَحبَّت اور

آخِرت کی فکر سے غفلت کے سبب ہمارے معاشرے کی بھاری اکثریَّت عِبادت کے شوق سے بہت دُور اور گناہوں کے لالچ میں مُبْتَلا ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان گھنٹوں اسمارٹ فون پر ویڈیو گیمز تو کھیل لیتا ہے، عجیب وغریب ویڈیوز اور میوزک دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے جی چُراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے مختلف چینلز پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وَقْت مل جاتا ہے مگر عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامک چینل **"مَدَنی چینل"** دیکھنے میں شیطان رُکاوٹ بن جاتا ہے، روزانہ سینکڑوں لائنوں پر مُشْتَمِل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کیلئے فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں روزانہ کئی کئی گھنٹے اپنا وَقْت برباد کرنے والے ہفتے میں صِرف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے اُمّتِ مُسلمہ تک **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے مَدَنی دورے میں شرکت کو تیار نہیں ہوتے۔ کمپیوٹر یا موبائل فون کے ذریعے سوشل میڈیا اور نائٹ پیکجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والوں کو ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع یا عِلْمِ دین سے مالامال مَدَنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو فوراً گھر کے کام یاد آجاتے ہیں۔

یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مُبْتَلا ہونے کا اَنجام ہلاکت و بربادی کے علاوہ کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ موت کا پیغام آجائے اور ہم اس دُنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اندھیری قبر میں جاپہنچیں، ہمیں اپنی بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اللہ پاک کی رضا کیلئے نیک اَعمال میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ آیئے! دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والوں کا ایک نصیحت آموز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے: حضرت سَیِّدُنا ذُوالْقَرْنَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ ان کے پاس دُنیاوی سامان نہ تھا، انہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھی تھیں، صبح کے وَقْت وہاں کی صفائی کرتے، نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرت سَیِّدُنا ذُوالْقَرْنَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ان کا سادہ ترین اندازِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سُوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے، تم سونے اور چاندی سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجائے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہو؟ جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے اور وہاں نماز پڑھتے ہو۔؟ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کا کوئی لالچ ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی (Vegetable) کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہمارا گزارا ہو جاتا ہے، انسان کو زندگی گزارنے کے لیے معمولی چیز ہی کافی ہے، ویسے بھی حَلْق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں اور ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔

حضرت سَیِّدُنا ذُوالْقَرْنَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی سمجھداری والی باتیں سُن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشورہ کرنے والا بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر

اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔(تاریخ مدینه دمشق,ذکر من اسمه ذو القرنین,۱۷/ ۳۵۳تا۳۵۵,ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے ایسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں جنہیں دنیاوی چیزوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی،جو سادہ غذاؤں سے پیٹ بھر لیتے ہیں،جو نیک اعمال کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور جو دنیاوی عزّت و منصب کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔لیکن جو لوگ بُرے کاموں کا لالچ رکھتے ہیں اور اسی کی تلاش میں مشغول رہتے ہوئے طرح طرح کی خواہشات پال لیتے ہیں وہ انہی خواہشات میں مُبْتَلا ہوکر اپنی زندگی کے قیمتی لمحات اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی خواہشات کا پیالہ کبھی بھی نہیں بھرتا،جیسا کہ

خواہشات کا پیالہ

ایک بادشاہ بڑی شان وشوکت والا تھا۔اُسے اپنی عظیمُ الشّان حکومت،سونا اُگلتی زمینوں،سونے اور جواہرات کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔سالوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مضبوط کر لیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ سیکورٹی گارڈز بھی ساتھ تھے۔بادشاہ کو شہر کا چکر لگانا بڑا پسند تھا۔شان و شوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ غریبوں کی امداد کرنے کا موقع بھی مل جاتا۔واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پُرانے کپڑے پہنے ایک طرف بڑی بے پروائی سے بیٹھا تھا۔بادشاہ نے نَرم لہجے میں پوچھا:اپنی کوئی ضرورت بتاؤ،تاکہ میں اسے پورا کرسکوں۔فقیر کی ہنسی نکل گئی۔بادشاہ نے ذرا سختی سے پوچھا:اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟اپنی خواہش بتاؤ،میں تمہیں

ابھی مالا مال کر دوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کر سکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے ناراضی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر بات پوری کر سکتا ہوں، میں بہت طاقت والا بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کر پاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا پیالہ نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے پیالے کو دیکھا، وہ کالے رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بُلایا اور حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی کیا یاد کرے گا کہ کس سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم پر عمل کرتے ہوئے کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کر دی۔ لیکن سکّے فوراً غائب ہو گئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہو گئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہو گئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ معاملہ دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہو گئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ لال پیلا ہو گیا، اُس نے ضِدّی لہجے میں وزیر سے کہا: اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہو گئی لیکن پیالہ (Bowl) پہلے کی طرح خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہو جاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی نظر آنے لگی، حیرانی و پریشانی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور عرض کی: اے اللہ پاک کے بندے! اب تم ہی بتاؤ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص

راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ **انسانی خواہشات** سے بنا ہے۔انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا اور ہمیشہ مزید کی طلب میں کُھلا رہتا ہے۔

(حرص، ص ۱۷۲ تا ۱۷۴، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی انسان چاہے کتنا ہی امیر ہو جائے یا پھر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر بالکل غریب ہو جائے مگر اس کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، ہمارے معاشرے کے اکثر افراد اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے درخت میں نئی نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ کسی کے پاس سائیکل ہے تو وہ موٹر سائیکل کی خواہش رکھتا ہے، موٹر سائیکل والا کار خریدنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کے پاس کار ہے تو وہ پجارو (Pajero) کا مالک بننے کے سپنے دیکھتا ہے جبکہ کوئی پجارو والا اس سے بہتر گاڑی کیلئے دن رات کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح بہترین گھر، فُل ائیر کنڈیشنڈ بنگلے، مہنگے ترین فرنیچر، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیاں، فینسی کپڑے، نوکر چاکر رکھنے والوں میں بھی کچھ اور ہونا چاہئے کی خواہش باقی رہتی ہے، چنانچہ

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں

منقول ہے: ایک بُزرگ جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی محتاجی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار (4) آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرف پانچ ہزار (5000) روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دعا کر دی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرض کی: حضور! میرے یہاں چار (4) آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا

ہوں، مجھے 10 ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجا کی: حضرت! میرا کنبہ (Family) 4 افراد پر مُشْتَمِل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط 50 ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا، لٰہذا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے، اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور آخرت میں کامیاب رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی بَرَکت سے مالک کریم اس کو زیادہ دے گا۔ (حرص، ۱۷۸-۱۷۹ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی آج کل کئی لوگوں کی عملی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، اگر کسی کو 20 ہزار ملتے ہیں تو وہ 30 ہزار کی خواہش رکھتا ہے، کسی کو 30 ملتے ہیں تو وہ 50 کے خواب دیکھتا ہے، جب کسی سے ملیں تو زبان پر یہی ہوتا ہے: "دعا کیجئے! رزق میں بَرَکت ہو جائے، کاروبار اچھا ہو جائے وغیرہ۔"

یاد رکھئے! شکرِ الٰہی نہ کرنے والا اور لالچی انسان کبھی خوش نہیں رہتا، اسے دنیا کی ساری دولت اور سہولتیں بھی مل جائیں تب بھی اس کے لالچ میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے، جیسا کہ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس 2 وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال، ۴/۲۲۹، حدیث: ۶۴۳۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال ہے جس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، پہلے مُسْتَحَبَّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنَّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور گناہوں کے لالچ میں مُبْتَلا ہو کر اس عارضی دنیا کی مَحَبَّت میں کھو کر طرح طرح کے خواب دیکھنے لگتا ہے، دُنیاوی کاموں میں بہت مشغول رہنے والوں کی جب ظاہری آنکھ بند ہوتی ہے یعنی موت آتی ہے تو سارے خواب اَدھورے رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر وہ دنیا کی حقیقت جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے لیکن اس وَقْت افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لہٰذا

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"

سلامتی اسی میں ہے کہ ہم موت سے پہلے ہی اس کی تیاری میں مشغول ہو کر نیکیوں کا لالچ کرنے والے بن جائیں، نیکیوں کا لالچ کرنے والا بننے، گناہوں سے بچنے اور فکرِ آخرت کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس کے ذریعے مختلف زبان بولنے والوں، شخصیات اور تاجروں کیلئے علاقائی سطح پر ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب بنائی جاتی ہے، چھوٹے شہروں میں یا ایسے مقامات جہاں کسی وجہ سے ہفتہ وار اجتماع ابھی شروع نہیں ہو پایا وہاں ہفتہ وار مَدَنی حلقہ یا مسجد اجتماع کی ترکیب ہوتی ہے۔ ہفتہ وار مَدَنی حلقے کے جدول میں تلاوت، نعت شریف، سُنَّتوں بھرا بیان، دعا اور دُرود و سلام شامل ہے۔ کسی بھی شہر یا علاقے میں ایک سے زائد ہفتہ وار مَدَنی حلقے الگ الگ دنوں اور مختلف مقامات پر لگائے جاسکتے ہیں۔ آپ بھی دینی کاموں میں ترقی کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوچکی ہے۔ آیئے !ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

رحمتوں کی برسات

فرید ٹاؤن (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے۔ دنیا کی رنگینیوں میں ایسے گُم تھے کہ نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ قبر و آخرت کی کوئی فکر۔ بس دنیا ہی حاصل کرنا زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔ یوں زندگی کے قیمتی لمحات دنیا پانے کی خاطر ضائع ہورہے تھے۔ اللہ پاک عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو سلامت رکھے اور اسے ترقی عطا فرمائے کیونکہ اس تحریک کی بَرَکت سے لاکھوں لاکھ مسلمان نیکی کے راستے پر آگئے ہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن اللہ پاک کی دی ہوئی توفیق سے نماز پڑھنے کے لیے انہیں مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد انہیں مسجد میں ہونے والے مَدَنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ درس بہت اچھا لگا، آخر میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی ترغیب دلائی گئی، انہوں نے بھی اجتماع میں شرکت کی نِیَّت کرلی اور مقررہ وَقْت پر سُنّتوں بھرے اجتماع میں پہنچ گئے۔ جہاں پر ایک نیا ہی جہان آباد تھا، ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں تھی، ایک عجیب سماں تھا، پرسوز بیان اور رِقّت انگیز دعا نے ان کے دل کی دنیا بدل دی۔ انہوں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ سر پر عمامہ شریف، زُلفیں اور چہرے پر داڑھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کا لالچ بڑھانے کے اسباب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری خواہش یہی ہونی چاہیے کہ اے کاش! ہمارے دل سے دنیا کی مَحبَّت نکل جائے۔اے کاش! ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جائے۔اے کاش! لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کی عادت ختم ہو جائے اور اے کاش! ہمارے گناہوں کا لالچ ختم اور نیکیوں کا لالچ پیدا ہو جائے۔ آیئے! نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے چند مَدَنی پھول سنتے ہیں جن پر عمل کی بَرَکت سے ہمارے دل میں نیکیوں کا لالچ پیدا ہو جائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

(1)بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے!

نیکیوں کا لالچ پیدا کرنے کا ایک طریقہ (Method) یہ ہے کہ گناہوں کے لالچ سے بچنے کیلئے دعا کی جائے کیونکہ دعا انسان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچاتی ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

رحمتِ عالَم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔(مسندابی یعلی، ۲/۲۰۱، حدیث:۱۸۰۶)

ہم بھی اس ہتھیار کو دنیوی لالچ کے خلاف استعمال کریں اور دنیوی لالچ سے نَجات کیلئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑا کر دعائیں مانگیں۔

(2)روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنالیجئے!

نیکیوں کا لالچ پیدا کرنے کیلئے روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن پاک، ذِکْر و اَوراد اور دیگر نیک اعمال کرنے کی عادت بنائی جائے،اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے نیکیوں کا مزید شوق پیدا ہو گا۔ اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال

کی عادت پختہ ہو جائے۔اس کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مَدَنی انعامات پر عمل اورروزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مَدَنی نُسخہ ہے جس کے ذریعے صبح سے لے کر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں، مثلاً نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مَدَنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ پہلی صف میں ادا کرنا، پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وَقْت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھنا یا سننا، مَدَنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مَدَنی مذاکرے اور مَدَنی دورے میں شرکت کے علاوہ دیگر مَدَنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا کر اس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل ہونے کے بعد بھی عبادت میں مصروف رہتے تھے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار (One Thousand) نوافل پڑھوں گا، چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول رہتے، پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی عاجزی کا یہ عالَم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے بُرائیوں پر

اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا پاک کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سُکون نصیب نہ ہو گا اور تُو بستر سے بالکل دُور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت عمل میں مصروف رکھوں گا۔ (عیون الحکایات، ۱/ ۱۵۴)

(3) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مطالعہ کیجئے!

نیکیوں کا لالچ پیدا کرنے کیلئے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ اس کی بَرَکت سے نیکیوں کا جذبہ بڑھے گا اور اس راستے میں پیش آنے والی تکلیفوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ (Courage) پیدا ہو گا۔ یہ نیک ہستیاں عام لوگوں کی طرح اپنی دنیا بہتر بنانے کی فکر میں مشغول نہیں رہتیں بلکہ انہیں تو ہر وَقْت اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر کھائے جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر ہر لمحہ نیکیوں میں گزرتا ہے۔ آیئے! ان نیک لوگوں کے نیک اعمال کے لالچ کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

آخری وَقْت تلاوتِ قرآن

حضرت سَیِّدُنا جُنَیْد بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندگی کے آخری لمحات میں قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: اس وَقْت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی، ص۲۲۷)

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے: کچھ لوگ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، جن کے ساتھ ایک دُبلا پتلا نوجوان بھی تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی:

امیرُالمؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں اللہ پاک کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: اے مومنوں کے امیر! میں نے دُنیاوی چمک دمک دیکھی تو اسے مزہ خراب کرنے والا پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور مٹھاس کم تر ہو گئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہو گئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو عبادت کرتا ہوں، پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیئے جانے والے ثواب و عذاب کے لئے بہت کم ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اَسلاف اور ہم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ والوں کی زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خوب نیکیاں کر کے اللہ پاک کو راضی کریں اور اپنی آخرت کو بہتر کر لیں۔ یقیناً یہ حضرات رِزقِ حلال کیلئے تجارت بھی کرتے ہیں لیکن ان کی راتیں ہماری طرح فضول کاموں میں برباد نہیں ہوتیں بلکہ یہ نیک لوگ تو ساری ساری رات عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ اللہ والے تو اپنے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی فکر میں مشغول رہتے ہیں جبکہ کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، یہ اللہ والے تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے ہیں کہ کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوتی جبکہ نادان لوگ کئی کئی مہینے مَسجدوں کا منہ تک نہیں دیکھتے، بعض تو ہفتے میں نمازِ جمعہ یا سال میں عیدین کی نماز کیلئے نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر لیتے ہیں لیکن بعض بدنصیب اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ اللہ والے تو کریم آقا صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے ایسے دیوانے ہوتے ہیں کہ ان کا ہر عمل سُنّت کے مطابق ہوا کرتا ہے جبکہ نادان مسلمان فیشن(Fashion)کے دیوانے ہو کر دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے بنے ہوتے ہیں،اللہ والے تو نہ صرف خود نیکیاں کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہیں جبکہ کئی لوگ نہ تو خود گناہوں سے بچتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں،اللہ والے اسلام کی خاطر اپنی جان ومال،اہل وعیال کی قُربانی دے کر راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں جبکہ ہم اپنے وَقْت کی قربانی دے کر اسلام کی تعلیمات سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

یاد رکھئے!عنقریب ہمیں مرنا ہے،اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہونا ہی عقلمندی ہے، عِلْمِ دِین سیکھنے کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے،مَدَنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملیں گے۔

مجلس ائمہ مساجد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم وبیش 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمہ مساجد"** بھی ہے جو مَساجد کی آباد کاری کیلئے خُطباء، ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنْجام دیتی ہے اور ان کی خَیْر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتی ہے،تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنفرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت، **مَدَنی درس** (درسِ فیضانِ سُنَّت)، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شرکت، **مَدَنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ائمہ مساجد کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِیَّت کے بارے میں چند مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نِیَّت کے چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نِیَّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔ (بہارِ نیت، ص ۱۰) ☆ نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ ملتا ہے۔ ☆ نیک عمل میں اچھی نِیَّت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔ (بہارِ نیت، ص ۱۰)

﴿اعلان﴾

نِیَّت کے بارے میں بقیہ مَدَنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے

تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)،18جولائی 2019ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): فکر مدینہ: 5منٹ، کل دورانیہ 15منٹ

نِیّت کے بقیہ مدنی پھول

☆نِیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نِیّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔(بہارِ نیت، ص۱۰)☆نِیّت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔(بہارِ نیت، ص۱۱)☆دل میں نِیّت نہ ہو تو زبان سے نِیّت کے الفاظ ادا کر لینے سے نِیّت نہیں ہوگی۔(بہارِ نیت، ص۱۰)☆نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اَہَمِّیّت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳)☆حضرت نُعیم بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے: ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے اچھی نِیّت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص۲۵)☆امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بندے کو اچھی نِیّت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نِیّت میں دکھلاوا نہیں ہوتا۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆نیک بننے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِیۡنَ اِذَا اَحۡسَنُوۡا اسۡتَبۡشَرُوۡا وَاِذَا اَسَاءُوۡا اسۡتَغۡفَرُوۡا۔

(مسند امام احمد، مسند السیدة عائشة، ٦/٤٥٠)

ترجمہ: اے اللہ پاک! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب بُرائی کر بیٹھتے ہیں تو معافی مانگتے ہیں۔ (فیضان دعا، ص ٣١٤)

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ٣٦٥، حدیث: ٥٨٩٧)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 50 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿۞﴾ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟ (52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟ (54) مدنی دورے میں شرکت کی؟ (55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد